

Civics

سوکس



کلاس: 12th

مضمون: سو کس

باب 2: آئینی ارتقاء (مشقی سوالات)

❖ مشقی سوالات:

❖ حصہ اول (معروضی)

1. پاکستان کی قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟

(ا) 332

✓ (ب) 342

(ج) 352

(د) 362

2. صدارتی آرڈیننس کتنی مدت کے لیے نافذ العمل ہوتا ہے؟

(ا) 4 ماہ

(ب) 6 ماہ

(ج) 8 ماہ

(د) 10 ماہ

3. 1973ء کے آئین میں آٹھویں ترمیم کب کی گئی؟

(ا) 1979

(ب) 1981

(ج) 1983

(د) 1985

4. سپریم کورٹ کے جج کی ریٹائرمنٹ کی عمر کتنی ہے؟

(ا) 55 سال

(ب) 60 سال

(ج) 62 سال

(د) 65 سال

5. 1962ء کا آئین کتنی دفعات پر مشتمل تھا؟

(ا) 250

(ب) 280

(ج) 310

(د) 340

6. قرار داد مقاصد (1949) کس وزیر اعظم کے دور میں منظور ہوئی؟

(ا) خواجہ ناظم الدین

(ب) چوہدری محمد علی

(ج) حسین شہید سہروردی

(د) لیاقت علی خان

7. گورنر جنرل ملک غلام محمد نے پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی کو کب برخاست کیا؟

(ا) 1954

(ب) 1956

(ج) 1958

(د) 1960

8. 1956 کے آئین کے تحت مقننہ کتنے ارکان پر مشتمل تھی؟

(ا) 100

200 (ب)

300 (ج)

400 (د)

9. پاکستان کے سینٹ کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟

40 (ا)

60 (ب)

80 (ج)

104 (د)

10. وحدت مغربی پاکستان کب عمل میں آئی؟

1945 (ا)

1955 (ب)

1965 (ج)

1975 (د)

2. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے:

i. پاکستان میں رائے دہندہ کی شرائط تحریر کیجیے۔

جواب:



رائے دہندہ کا ہونا لازمی ہے کہ وہ:

- پاکستان کا شہری ہو۔
- 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کا ہو۔
- انتخابی فہرست میں شامل ہو۔
- کسی مجرمانہ جرم میں ملوث نہ ہو۔

ii. بنیادی اصولوں کی کمیٹی کیوں تشکیل دی گئی؟

جواب:

- پاکستان کے آئین کے بنیادی اصول مرتب کرنے کے لیے۔
- اس کمیٹی کا مقصد یہ تھا کہ آئین ساز اسمبلی کے لیے قانونی اور سیاسی ڈھانچہ واضح کیا جائے۔

iii. وحدت مغربی پاکستان سے کیا مراد ہے؟

جواب:

- 1955ء میں چار صوبوں (پنجاب، سندھ، NWFP، بلوچستان) کو ملا کر ایک واحد صوبہ مغربی پاکستان بنایا گیا۔
- مقصد سیاسی و انتظامی اتحاد قائم کرنا تھا۔

iv. مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بڑی طاقتوں کا کیا کردار تھا؟

جواب:

- امریکہ، بھارت، اور دیگر بڑی عالمی طاقتوں نے سیاسی و فوجی حمایت فراہم کی۔
- بھارت نے براہ راست فوجی کارروائی میں مدد دی، اور عالمی سطح پر مشرقی پاکستان کے لیے دباؤ پیدا کیا۔

v. پاکستان کے 1973ء کے آئین کو وفاقی آئین کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:

- آئین میں اختیارات کو مرکز اور صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- وفاقی اور صوبائی حکومتیں خود مختار ہیں، لہذا اسے وفاقی آئین کہا جاتا ہے۔

vi. سینٹ کی تشکیل کیسے ہوتی ہے؟

جواب:

- سینٹ کے ارکان تمام صوبوں کی مساوی نمائندگی کے اصول پر منتخب ہوتے ہیں۔
- ہر صوبے کے ارکان کی تعداد برابر ہوتی ہے، اور ارکان کو صوبائی اسمبلی کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔

vii. قومی اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو کیوں منتخب کیا جاتا ہے؟

جواب:

- قومی اسمبلی کے اجلاسوں کی نگرانی اور نظامت کے لیے۔
- یہ عہدے پارلیمانی کارروائی کے تسلسل کو یقینی بناتے ہیں۔

viii. پاکستان کا صدر بننے کے لیے کن شرائط کا ہونا لازمی ہے؟

جواب:

1. مسلمان ہونا۔
2. عمر کم از کم 45 سال۔
3. قومی اسمبلی کا رکن بننے کے قابل ہونا۔
4. حکومت کے کسی منافع بخش عہدے پر فائز نہ ہونا۔
5. جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہونا۔

ix. وزیر اعظم کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟

جواب:

- وزیر اعظم قومی اسمبلی کے رکن میں سے منتخب ہوتا ہے۔
- اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والا امیدوار وزیر اعظم بنتا ہے۔
- اگر عدم اعتماد کی تحریک منظور ہو جائے تو وزیر اعظم برطرف ہو سکتا ہے۔

x. سپریم کورٹ آف پاکستان کی تشکیل کیسے ہوتی ہے؟

جواب:

سپریم کورٹ میں چیف جسٹس اور ججوں کی تعداد حالات کے مطابق پارلیمنٹ یا صدر کے ذریعے مقرر کی جاتی ہے۔

جج بننے کے لیے:

1. پاکستان کا شہری ہونا ضروری ہے۔
2. ہائی کورٹ کا 5 سال تک جج رہنا۔
3. ہائی کورٹ میں 15 سال تک وکیل کی حیثیت سے کام کرنا۔
4. چیف جسٹس اور ججوں کی تقرری صدر پاکستان، پارلیمانی کمیٹی اور جوڈیشل کونسل کے مشورے سے ہوتی ہے۔

❖ حصہ دوم (انشائیہ)

3. درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے:

☀ سوال 1: قرار داد مقاصد کے اہم نکات کی وضاحت کیجیے۔

❖ قرار داد مقاصد کے اہم نکات

1. اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بنیاد:

● پاکستان کی ریاست اسلام کے اصولوں پر قائم ہوگی۔

- ملک میں قانون اور نظام حکومت اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہوگا۔
- ریاست کے تمام فیصلے اور قوانین اسلامی شریعت کے مطابق ہوں گے۔

2. عوام کی بالادستی اور جمہوریت:

- فیصلے عوام کی مرضی اور نمائندہ اداروں کے ذریعے ہوں گے۔
- عوام کو سیاست میں حصہ لینے اور اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق حاصل ہے۔
- یہ جمہوری اصولوں کو پاکستان کی بنیاد میں شامل کرتا ہے۔

3. شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ:

- تمام شہری برابر حقوق کے حامل ہوں گے۔
- مذہب، نسل، رنگ یا جنس کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔
- بنیادی حقوق کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری ہوگی۔

4. ملک کی یکجہتی اور سالمیت:

- پاکستان کی سرحدیں اور علاقائی وحدت برقرار رکھی جائیں گی۔
- ملک کے مختلف صوبوں اور علاقوں کے درمیان انصاف اور مساوات کو یقینی بنایا جائے گا۔
- اس کا مقصد قومی اتحاد کو مضبوط کرنا ہے۔

5. مساوات اور انصاف:

- ہر شہری کو قانون کے سامنے برابر حق حاصل ہوگا۔
- معاشرتی انصاف، انصاف پسندی اور قانون کی بالادستی ریاست کے اہم اصول ہوں گے۔

6. قومی ترقی اور فلاح عامہ:

- ریاست کا مقصد نہ صرف قوانین بنانا بلکہ عوام کی سماجی و اقتصادی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔
- تعلیم، صحت، روزگار اور بنیادی سہولیات عوام تک پہنچانا ریاست کی ذمہ داری ہوگی۔

7. بین الاقوامی تعلقات میں اصولی موقف:

- پاکستان کے بین الاقوامی تعلقات بھی اصولوں پر مبنی ہوں گے۔
- غیر ملکی تعلقات میں امن، عدل اور انصاف کو فروغ دیا جائے گا۔

◆ خلاصہ:

- قرار داد مقاصد پاکستان کے آئین کی بنیاد ہے۔

- یہ اسلامی اصول، عوام کی بالادستی، بنیادی حقوق، قومی اتحاد، مساوات، فلاح عامہ اور بین الاقوامی تعلقات جیسے اہم اصول واضح کرتی ہے۔
- اس کی روشنی میں پاکستان ایک جمہوری اور اسلامی ریاست کے طور پر وجود میں آیا۔

🌟 سوال 2: 1956ء کے آئین کے اہم خدو خال بیان کیجیے۔

❖ جواب:

1956ء کا آئین پاکستان کے پہلے آئین کے طور پر متعارف ہوا اور اس کے اہم خدو خال درج ذیل ہیں:

1. **پاکستان کی پہچان اور دستور:**
 - پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔
 - ریاست کے تمام قوانین اور نظام حکومت اسلامی تعلیمات اور اصولوں کے مطابق ہونے چاہیے۔
 - یہ آئین پاکستان کی قومی شناخت قائم کرنے کا پہلا قانونی ذریعہ تھا۔

2. **وفاقی طرز حکومت:**

- پاکستان وفاقی ملک کے طور پر قائم ہوا، جس میں مرکز اور صوبوں کے اختیارات واضح طور پر مقرر تھے۔

- وفاقی دارالحکومت کراچی مقرر کیا گیا۔
- صوبوں کو داخلی خود مختاری دی گئی تاکہ وہ اپنے علاقوں کے انتظامی اور قانونی امور خود چلائیں۔

3. مقننہ (Legislature):

- مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل تھی:
 - قومی اسمبلی (National Assembly)
 - صدر کی زیر نگرانی سینیٹ (Senate)
- صوبوں کو نمائندگی دی گئی تاکہ فیصلے مساوی اور منصفانہ ہوں۔

4. صدر اور وزیر اعظم:

- صدر پاکستان ریاست کا نمائشی سربراہ تھا اور زیادہ تر اختیارات رسمی تھے۔
- وزیر اعظم حکومت کا سربراہ تھا اور وہ حکومت کی روز مرہ کی کارکردگی اور انتظامی امور کا ذمہ دار تھا۔
- صدر اور وزیر اعظم کی ذمہ داریاں الگ اور متوازن تھیں۔

5. بنیادی حقوق:

- شہریوں کو برابر حقوق حاصل تھے، جیسے آزادی رائے، مذہب، اجتماع اور تعلیم۔

- آئین نے شہریوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا۔

6. عدلیہ (Judiciary):

- عدلیہ کو آئین کی بالادستی برقرار رکھنے کا اختیار حاصل تھا۔
- عدالتیں غیر آئینی قوانین یا فیصلوں کو منسوخ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔

7. صوبائی خود مختاری:

- صوبوں کو داخلی اور انتظامی خود مختاری حاصل تھی۔
- مرکز صرف وفاقی امور میں دخل اندازی کر سکتا تھا، جیسے دفاع، خارجہ پالیسی اور قومی معیشت۔

8. دیگر اہم نکات:

- پاکستان کی قومی زبان اردو مقرر کی گئی۔
- اسلام کے مطابق قوانین بنانے کی ہدایت دی گئی۔
- آئین میں وفاقی اور صوبائی اختیارات کی واضح تقسیم موجود تھی۔

◆ خلاصہ:

- 1956ء کا آئین پاکستان کا پہلا آئین تھا، جس نے ملک کو اسلامی جمہوریہ اور وفاقی ریاست کے طور پر مستحکم کیا۔
- یہ آئین صدر، وزیر اعظم، مقننہ، عدلیہ، بنیادی حقوق اور صوبائی خود مختاری کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

✨ سوال 2: 1962ء کے آئین کے اہم خدو خال کا جائزہ لیجیے۔

❖ جواب:

1962ء کا آئین پاکستان کی سیاسی تاریخ میں دوسرا آئین تھا اور یہ پاکستان کو ایک صدارتی طرز حکومت دینے کے لیے مرتب کیا گیا۔ اس کے اہم خدو خال درج ذیل ہیں:

1. حکومت کی نوعیت:

- 1962ء کا آئین صدارتی طرز حکومت کو اختیار کرتا تھا، جس میں صدر ریاست کا مکمل اور مرکزی اختیارات رکھنے والا سربراہ تھا۔
- وزیر اعظم کا عہدہ ختم کر دیا گیا اور صدر حکومت کے سربراہ بن گئے۔
- پارلیمنٹ کے اختیارات محدود کر دیے گئے اور صدر کے فیصلوں پر اثر ڈالنا مشکل تھا۔

2. مرکز اور صوبوں کے اختیارات:

- پاکستان ایک وفاقی ملک تھا، لیکن صوبوں کی خود مختاری محدود کر دی گئی تھی۔
- صوبوں کو زیادہ تر انتظامی اختیارات نہیں دیے گئے، اور مرکز پر حکومت کے تمام اہم فیصلے کا اختیار تھا۔

3. قانون سازی:

- صدر کو قانون سازی میں اہم کردار حاصل تھا۔
- پارلیمنٹ کے پاس صرف بل کی منظوری کا حق تھا، لیکن صدر ان پر عمل درآمد کے لیے پابند نہیں تھا۔
- بعض معاملات میں صدر پارلیمنٹ کو تحلیل کرنے کا اختیار رکھتا تھا۔

4. انتخابات کا نظام:

- 1962ء کے آئین کے تحت پاکستان میں تصویبی الیکشن (Basic Democracy System) متعارف کرایا گیا۔
- ملک کے ہر علاقے سے منتخب نمائندے صدر کے انتخاب میں حصہ لیتے تھے۔
- یہ نظام صدر کو مضبوط بنانے کے لیے بنایا گیا تاکہ صدر براہ راست عوام کے بجائے منتخب نمائندوں کے ذریعے منتخب ہو۔

5. عدلیہ:

- عدالتوں کو آئین کی تشریح کا اختیار حاصل تھا۔
- تاہم، عدلیہ کی آزادی محدود تھی کیونکہ صدر کے فیصلوں کو چیلنج کرنا مشکل تھا۔

6. بنیادی حقوق:

- 1962ء کے آئین میں شہریوں کے بنیادی حقوق کا ذکر موجود تھا، لیکن یہ زیادہ مضبوط یا مؤثر نہیں تھے۔
- صدر کے پاس اہم اختیارات ہونے کی وجہ سے شہریوں کے حقوق کی حفاظت جزوی تھی۔

7. دیگر اہم نکات:

- پاکستان کی قومی زبان اردو مقرر کی گئی۔
- آئین نے ملک میں سیاسی استحکام کے لیے مرکزی حکومت کو مضبوط بنایا۔
- وفاقی دارالحکومت کراچی ہی رہا اور اسلام آباد کا ذکر بعد میں آیا۔

◆ خلاصہ:

- 1962ء کا آئین پاکستان میں صدارتی نظام قائم کرنے والا تھا، جس میں صدر کو مکمل اختیارات حاصل تھے۔

- یہ آئین صوبائی خود مختاری کو کمزور کرتا ہے، پارلیمنٹ کی طاقت محدود کرتا ہے اور بنیادی حقوق کی حفاظت جزوی طور پر کرتا ہے۔
- یہ آئین پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ایک مرکزی حکومت پر مرکوز دور کی نمائندگی کرتا ہے۔

سوال 4: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات بیان کیجیے۔

❖ جواب:

مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) کی علیحدگی 1971ء میں عمل میں آئی۔ اس کے پیچھے سیاسی، معاشی، لسانی، ثقافتی اور فوجی وجوہات کارفرما تھیں۔ اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

1. سیاسی ناانصافی:

- پاکستان کے قیام کے بعد مشرقی پاکستان کی سیاسی نمائندگی کمزور تھی، حالانکہ آبادی زیادہ تھی۔
- 1970ء کے عام انتخابات میں مسلم لیگ (ن) اور اوٹ لیگ (مشرقی پاکستان) نے واضح اکثریت حاصل کی، مگر مغربی پاکستان کے سیاستدانوں نے حکومت سنبھالنے سے انکار کیا۔
- مشرقی پاکستان کے عوام نے اپنے سیاسی حقوق کی عدم فراہمی کو بڑی ناانصافی سمجھا۔

2. اقتصادی ناانصافی:

- مشرقی پاکستان کی معیشت مضبوط تھی (خصوصاً زراعت اور ایکسپورٹ)، لیکن وسائل اور آمدنی کا زیادہ تر حصہ مغربی پاکستان میں خرچ ہوتا رہا۔
- مشرقی پاکستان میں ترقیاتی منصوبوں میں کم سرمایہ کاری اور غربت زیادہ تھی۔

3. لسانی اور ثقافتی مسائل:

- مشرقی پاکستان کی عوام بنگالی زبان اور ثقافت پر فخر کرتی تھی، لیکن سرکاری زبان اردو کو فوقیت دی گئی۔
- 1952ء کی لسانی تحریک اس بات کا مظہر تھی کہ مشرقی پاکستان کے عوام اپنی زبان اور ثقافت کی حفاظت چاہتے تھے۔

4. فوجی دباؤ اور ظلم:

- مشرقی پاکستان میں فوجی طاقت کا استعمال بڑھ گیا اور عام لوگوں پر مظالم کیے گئے۔
- 1971ء میں آپریشن سرچ لائٹ کے دوران مشرقی پاکستان میں شہریوں کے قتل و غارت گری نے علیحدگی کے جذبات کو مضبوط کیا۔

5. بڑے عالمی طاقتوں کا کردار:

- بھارت نے مشرقی پاکستان کے آزادی کی تحریک کو فوجی اور سفارتی مدد فراہم کی۔
- عالمی سطح پر مشرقی پاکستان کی حمایت نے پاکستان کے اتحاد کو کمزور کیا۔

6. قومی یکجہتی میں کمی:

- مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان فاصلہ اور رابطہ کمزور تھا۔
- عوام کو احساس ہوا کہ مغربی پاکستان کے فیصلے ان کی فلاح و بہبود کے خلاف ہیں۔

◆ نتیجہ:

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بنیادی وجوہات سیاسی ناانصافی، معاشی استحصال، لسانی و ثقافتی امتیاز، فوجی مظالم، اور عالمی طاقتوں کی مداخلت تھیں۔ ان وجوہات کی بنا پر 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان نے بنگلہ دیش کے طور پر آزادی حاصل کی۔

🌟 سوال 5: 1973ء کے آئین کے اہم خدو خال تحریر کیجیے۔

❖ جواب:

1973ء کا آئین پاکستان کے سب سے اہم اور موجودہ آئین کے طور پر تسلیم شدہ ہے۔ اس کے اہم خدو خال درج ذیل ہیں:

1. وفاقی آئین:

- پاکستان ایک وفاقی ملک ہے جس میں اختیارات مرکز اور صوبوں میں تقسیم ہیں۔ وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں اپنی اپنی حدود میں آزاد ہیں۔

2. اسلامی جمہوریہ پاکستان:

- آئین کے مطابق پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے، یعنی حکومت اسلام کے اصولوں پر قائم ہے اور عوام کی منتخب نمائندگی پر مشتمل ہے۔

3. پارلیمانی نظام:

- صدر پاکستان صرف آئینی سربراہ ہے، جبکہ وزیر اعظم حکومت اور انتظامیہ کا سربراہ ہے۔ وزیر اعظم قومی اسمبلی میں اکثریت رکھنے والا رکن ہوتا ہے اور کابینہ کے اختیارات کا سربراہ ہوتا ہے۔

4. بنیادی حقوق:

- آئین میں شہریوں کے تمام بنیادی حقوق واضح کیے گئے ہیں، جیسے مساوات، آزادی رائے، مذہبی آزادی اور عدالتی تحفظ

5. مسلح افواج کا کنٹرول:

- فوج کے سربراہان کی تقرری وزیر اعظم کے مشورے سے ہوتی ہے، اور دفاعی امور میں صدر رسمی اختیارات رکھتا ہے، اصل کنٹرول وزیر اعظم کا ہے۔

6. عدلیہ کی آزادی:

- سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے ججوں کی تقرری میں صدر پارلیمانی کمیٹی اور جوڈیشل کونسل کے مشورے کا پابند ہے، اور عدلیہ مکمل طور پر آزاد ہے۔

7. صوبائی خودمختاری:

- صوبے اپنے امور میں مکمل خودمختار ہیں، جیسے تعلیم، صحت، زراعت، عدلیہ، دیوانی اور فوجداری قوانین میں۔
- وفاق صرف متصلہ امور پر قانون سازی کر سکتا ہے۔

8. انتخابی ادارے:

- صدر کا انتخاب انتخابی ادارہ کرتا ہے جس میں پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان شامل ہیں۔
- وزیر اعظم کا انتخاب قومی اسمبلی کے ذریعے ہوتا ہے۔

9. میعاد اور حدود:

- صدر کی مدت پانچ سال ہے اور مسلسل دو میعاد سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔
- وزیر اعظم پانچ سال تک اپنے عہدے پر رہ سکتا ہے بشرطیکہ پارلیمنٹ میں اکثریت اس کی حمایت کرے۔

10. آئینی ترامیم:

- آئین میں ترامیم کا اختیار صرف پارلیمنٹ کو حاصل ہے اور وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتیں ان میں شامل ہوتی ہیں۔

◆ خلاصہ:

1973ء کا آئین پاکستان کو اسلامی، وفاقی اور جمہوری ملک بناتا ہے، صوبوں کو خودمختاری دیتا ہے، عوام کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے، اور حکومت کے تمام اختیارات کو واضح حد بندی کے ساتھ تقسیم کرتا ہے۔

سوال 6: 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات کا جائزہ لیجیے۔

❖ جواب:

1973ء کا آئین پاکستان کو اسلامی ریاست کے طور پر واضح کرتا ہے اور اس میں کئی ایسی دفعات شامل ہیں جو ملک میں اسلام کے اصولوں اور قوانین کے نفاذ کو یقینی بناتی ہیں۔ ان دفعات کا جائزہ درج ذیل ہے:

1. اسلامی جمہوریہ پاکستان:

- آئین کے مطابق پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے، یعنی ریاست کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات پر مبنی قانون سازی اور حکمرانی ہے، جبکہ حکومت عوام کی نمائندگی پر قائم ہوتی ہے۔

2. اسلامی قوانین کی بالادستی:

- آئین میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ تمام قوانین اسلامی شریعت کے مطابق ہونے چاہئیں۔
- کوئی بھی قانون شریعت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

3. اسلامی نظریہ پاکستان کا تحفظ:

- آئین میں یہ دفعات شامل ہیں کہ پاکستان مسلمان قوم کے لیے ایک الگ ملک ہے اور اس کا مقصد اسلام کے اصولوں کے مطابق معاشرتی، معاشی اور سیاسی نظام قائم کرنا ہے۔

4. قومی اسمبلی میں مذہبی حلقے:

- آئین کے تحت قومی اسمبلی اور دیگر پارلیمانی اداروں میں مسلمان رائے دہندگان کی نمائندگی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

5. اسلامی مشاورتی ادارے:

- اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی گئی ہے، جو قوانین کی شریعت سے مطابقت کا جائزہ لیتی ہے۔
- کونسل یہ سفارشات کرتی ہے کہ کون سا قانون اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔

6. صدور و وزراء اعلیٰ کی اسلامی تعلیمات پر عمل:

- صدر، وزیر اعظم، اور وزراء اعلیٰ کے لیے شرط ہے کہ وہ مسلمان ہوں اور اسلام کے بنیادی اصولوں کا پابند ہوں۔

7. اسلامی مراعات اور عدالتی نظام:

- عدلیہ میں اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے سنائے جاتے ہیں، خاص طور پر فوجداری اور دیوانی قوانین میں۔
- عدالتیں شریعت کے اصولوں کی روشنی میں حکم جاری کرتی ہیں۔

8. تعلیمی اور معاشرتی اصول:

- آئین میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تعلیمی نصاب، ثقافت اور معاشرتی سرگرمیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔

◆ خلاصہ:

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات پاکستان کو ایک اسلامی ریاست بناتی ہیں، جہاں شریعت کی بالادستی، عوامی نمائندگی، عدلیہ اور قانون سازی میں اسلامی اصولوں کا نفاذ ضروری ہے۔ یہ دفعات پاکستان کے قیام کے اصل مقصد یعنی اسلامی جمہوری نظام قائم کرنا کو یقینی بناتی ہیں۔

★ سوال 7: پارلیمنٹ کے اختیارات کی وضاحت کیجیے۔

◆ جواب:

پاکستان کی پارلیمنٹ ملک کی سب سے بڑی مقننہ ہے جو عوام کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔ 1973ء کے آئین کے تحت پارلیمنٹ کو کئی اہم اختیارات حاصل ہیں

جن کے ذریعے وہ ملک کی قانون سازی، مالیات، اور حکومت کی نگرانی کرتی ہے۔ ان اختیارات کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. قانون سازی کے اختیارات (Legislative Powers):

- پارلیمنٹ کسی بھی قانون کو منظور کرنے، ترمیم کرنے یا منسوخ کرنے کی مجاز ہے۔
- بلین (Bills) پارلیمنٹ میں پیش کی جاتی ہیں اور دونوں ایوانوں یعنی قومی اسمبلی اور سینٹ کی منظوری کے بعد صدر کی توثیق سے قانون بن جاتی ہیں۔
- پارلیمنٹ مختلف شعبوں میں قانون سازی کر سکتی ہے جیسے دفاع، مالیات، تعلیم، صحت اور دیگر وفاقی امور۔

2. مالیاتی اختیارات (Financial Powers):

- پارلیمنٹ وفاقی بجٹ کی منظوری دیتی ہے۔
- کسی بھی مالی منصوبے، ٹیکس، یا عوامی اخراجات کو پارلیمنٹ کی منظوری درکار ہوتی ہے۔
- بجٹ کی منظوری سے پارلیمنٹ حکومت کی مالی پالیسیوں پر کنٹرول رکھتی ہے۔

3. حکومتی نگرانی کے اختیارات (Control over Executive):

- پارلیمنٹ وزیر اعظم اور کابینہ کے کام کا جائزہ لیتی ہے۔
- اگر وزیر اعظم یا وزرا اپنی ذمہ داری پوری نہ کریں تو عدم اعتماد کی تحریک (Vote of No Confidence) کے ذریعے ان کو ہٹایا جا سکتا ہے۔
- پارلیمنٹ سوالات، بحث و مباحثہ اور کمیٹیوں کے ذریعے حکومت کی کارکردگی پر نظر رکھتی ہے۔

4. قومی اسمبلی کے خصوصی اختیارات:

- قومی اسمبلی ہی وزیر اعظم کے انتخاب اور برطرفی کی مجاز ہے۔
- کسی ہنگامی صورتحال میں اسمبلی کے فیصلے یا تحلیل کے مشورے میں بھی پارلیمنٹ اہم کردار ادا کرتی ہے۔

5. سینیٹ کے اختیارات:

- سینیٹ صوبوں کی نمائندگی کرتا ہے تاکہ ہر صوبے کو قانون سازی میں حصہ ملے۔
- سینیٹ کی منظوری بغیر کسی صوبے کی رائے کے اہم وفاقی قوانین منظور نہیں ہو سکتے۔

6. پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس:

- جب کسی اہم مسئلے یا بحران پر فیصلہ کرنا ہو تو دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس بلا کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔
- مشترکہ اجلاس میں تمام وفاقی اور صوبائی ارکان شامل ہوتے ہیں۔

◆ خلاصہ:

پارلیمنٹ پاکستان کی قانون ساز، مالیاتی اور حکومتی نگرانی کرنے والی ادارہ ہے۔ اس کے اختیارات میں بلوں کی منظوری، بجٹ کی توثیق، وزیر اعظم اور کابینہ کی نگرانی، اور قومی مسائل پر فیصلہ کرنا شامل ہے۔ یہ اختیارات پارلیمنٹ کو ملک کی سیاسی، معاشی اور قانونی پالیسیوں کا مرکزی ادارہ بناتے ہیں۔

☀ سوال 8: صدر پاکستان کے اختیارات کی وضاحت کیجیے۔

◆ جواب:

پاکستان کے صدر کو 1973ء کے آئین کے تحت کئی اہم اختیارات حاصل ہیں، لیکن اٹھارہویں ترمیم کے بعد وہ زیادہ تر رسمی اور نمائشی اختیارات کے مالک ہیں۔ صدر کے اختیارات کو درج ذیل شعبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. انتظامی اختیارات (Executive Powers):

- صدر ملک کی انتظامیہ کا نمائندہ ہے اور قانونی طور پر حکومت کی سربراہی کرتا ہے۔
- وہ وزیر اعظم کے مشورے سے وفاقی وزراء، صوبائی گورنر، عدلیہ کے چیف جسٹس اور دیگر اہم عہدوں کی تقرری کرتا ہے۔
- وفاقی وزراء کی کارکردگی اور ان کی برطرفی کا اختیار بھی وزیر اعظم کے مشورے سے رکھتا ہے۔
- صدر ملکی قوانین کے نفاذ میں مددگار ہے اور وزیر اعظم کی ہدایات کے مطابق انتظامی امور سر انجام دیتا ہے۔

2. قانون سازی کے اختیارات (Legislative Powers):

- پارلیمنٹ کے منظور شدہ بلوں کو منظور کرنے یا ان پر دستخط کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔
- اگر صدر کسی بل پر 30 دن تک دستخط نہ کرے تو وہ خود بخود قانون بن جاتا ہے۔
- پارلیمنٹ کے ایک یا دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس بلانے کا حق بھی صدر کے پاس ہے۔
- اسمبلی کے اجلاس نہ ہونے کی صورت میں آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار رکھتا ہے، جو چار ماہ تک نافذ العمل رہتا ہے۔

3. عدالتی اختیارات (Judicial Powers):

- صدر چیف جسٹس اور دیگر ججز کی تقرری میں مشورے کا حق رکھتا ہے۔
- وہ مجرموں کی سزا میں رحم، معافی یا عمر قید میں تبدیلی کا اختیار بھی رکھتا ہے۔

4. مالیاتی اختیارات (Financial Powers):

- بجٹ کی آخری منظوری دینے کا اختیار رکھتا ہے۔
- وزیر اعظم کے مشورے سے صوبوں کو خصوصی گرانٹس دینے کا حق بھی رکھتا ہے۔

5. امور خارجہ کے اختیارات (Control over Foreign Affairs):

- صدر بین الاقوامی سطح پر پاکستان کی نمائندگی کرتا ہے۔
- سفیروں کی تقرری اور دوسرے ممالک سے تعلقات قائم کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔
- خارجہ پالیسی کی بنیادی سمت وزیر اعظم طے کرتا ہے، لیکن رسمی طور پر صدر معاہدے کرنے کا مجاز ہے۔

6. دفاعی اختیارات (Control over Defence):

- صدر وزیر اعظم کے مشورے سے تینوں مسلح افواج کے سربراہان کی تقرری کرتا ہے۔
- فوج کو حرکت میں لانے اور دفاعی معاہدات کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔
- فوجی پالیسی کا بنیادی کردار وزیر اعظم کا ہوتا ہے۔

7. ہنگامی اختیارات (Emergency Powers):

- کسی سیاسی افراتفری یا ملک کی سالمیت کے خطرے کی صورت میں ہنگامی حالت کا اعلان کر سکتا ہے۔
- لیکن اٹھارہویں ترمیم کے بعد صدر صرف رسمی طور پر یہ اختیار رکھتا ہے، اور تمام عملی اختیارات وزیر اعظم کے پاس ہیں۔

◆ خلاصہ:

صدر پاکستان کا کردار بنیادی طور پر نمائشی اور آئینی سربراہ کا ہے۔ وہ انتظامی، عدالتی، مالی، دفاعی اور خارجہ امور میں رسمی اختیارات رکھتا ہے، مگر اصل طاقت اور فیصلے وزیر اعظم اور کابینہ کے مشورے کے مطابق ہوتے ہیں۔

🌟 سوال 9: وزیر اعظم پاکستان کے اختیارات واضح کیجیے۔

◆ جواب:

پاکستان میں وزیر اعظم حکومت اور انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے اور اس کے پاس وسیع اختیارات ہیں۔ 1973ء کے آئین کے مطابق وزیر اعظم کے اختیارات درج ذیل شعبوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں:

1. انتظامی اختیارات (Administrative Powers):

- وزیر اعظم کابینہ کا سربراہ ہوتا ہے اور تمام وفاقی وزرا اس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔
- کابینہ میں ہر وزیر کو ایک محکمے کی ذمہ داری دی جاتی ہے اور وہ وزیر اعظم کو اپنی کارکردگی کی رپورٹ دیتا ہے۔
- وزیر اعظم کسی وزیر کو برطرف یا مستعفی ہونے کی ہدایت دے سکتا ہے۔
- کابینہ کی تشکیل میں تمام صوبوں کو نمائندگی دی جاتی ہے اور پارٹی کے قابل افراد شامل کیے جاتے ہیں۔

2. قانون سازی میں اختیارات (Legislative Powers):

- وزیر اعظم قومی اسمبلی میں قائد ایوان ہونے کی وجہ سے بل پیش کرنے، بحث و مباحثہ کرنے اور منظوری حاصل کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔
- قانون سازی میں وزیر اعظم کا اثر و رسوخ سب سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ بل اکثریت سے منظور کیے جاتے ہیں۔

- ناگفتہ بہ حالات میں وزیر اعظم صدر کو قومی اسمبلی تحلیل کرنے کا مشورہ دے سکتا ہے، لیکن عدم اعتماد کے دوران یہ ممکن نہیں۔

3. مالیاتی اختیارات (Financial Powers):

- بجٹ کی تیاری میں وزیر اعظم شامل ہوتا ہے اور قومی اسمبلی میں بجٹ کی منظوری میں اس کا اثر و رسوخ ہوتا ہے۔
- مالی منصوبوں اور صوبوں کے خصوصی گرانٹس کی منظوری کے عمل میں وزیر اعظم کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

4. امور خارجہ کے اختیارات (Foreign Affairs):

- وزیر اعظم خارجہ پالیسی مرتب کرتا ہے اور وزیر خارجہ اس کے ماتحت کام کرتا ہے۔
- وہ دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور معاہدات کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

5. قائد ایوان (Leader of the House):

- وزیر اعظم وہی شخص ہوتا ہے جو قومی اسمبلی میں پارٹی کا سربراہ اور قائد ایوان ہو۔
- اسمبلی میں اپنے منشور اور منصوبوں کے مطابق حکومت چلاتا ہے۔

6. قوم کا نمائندہ (Representative of the Nation):

- وزیر اعظم منتخب شدہ نمائندہ ہونے کی حیثیت سے قوم کی نمائندگی کرتا ہے۔
- بین الاقوامی دوروں پر پاکستان کے تشخص اور عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔

7. عوامی فلاح و بہبود (Welfare of People):

- وزیر اعظم عوامی مسائل کے حل اور فلاح و بہبود کے لیے اپنی کابینہ سمیت سرگرم رہتا ہے۔
- ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی اور عوامی شکایات کا ازالہ اس کے اختیار میں ہے۔

◆ خلاصہ:

وزیر اعظم پاکستان حکومت اور انتظامیہ کا اصل سربراہ ہے۔ اس کے اختیارات انتظامی، مالی، قانون سازی، خارجہ امور، عوامی فلاح اور قومی نمائندگی تک محیط ہیں۔ صدر کے برعکس، وزیر اعظم کے پاس اصلی طاقت اور فیصلہ سازی کا اختیار ہے۔

🌟 سوال 10: سپریم کورٹ آف پاکستان کے اختیارات کی وضاحت کیجیے۔

❖ جواب:

سپریم کورٹ پاکستان ملک کی اعلیٰ وفاقی عدالت ہے جو آئین اور قوانین کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ 1973ء کے آئین کے مطابق اس کے اختیارات درج ذیل شعبوں میں ہیں:

1. ابتدائی دائرہ سماعت (Original Jurisdiction):

- مرکز اور صوبوں یا صوبوں کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کی سماعت۔
- یہ اختیارات ملک میں عدالتی تنازعات کے فوری اور حتمی حل کے لیے دیے گئے ہیں۔

2. اپیلی دائرہ اختیار (Appellate Jurisdiction):

- چاروں صوبائی ہائی کورٹس اور ان کی ذیلی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں سننا۔
- دیوانی مقدمات (50 ہزار روپے تک مالیت) اور فوجداری مقدمات میں سزائے موت کے خلاف اپیلیں سننے کی مجاز ہے۔

3. بنیادی حقوق کا تحفظ (Protection of Fundamental Rights):

- سپریم کورٹ شہریوں کے بنیادی حقوق کی محافظ ہے۔
- اگر کوئی شہری آئینی حقوق سے محروم ہو تو وہ سپریم کورٹ سے رجوع کر سکتا ہے۔

4. مشاورتی اختیارات (Advisory Powers):

- صدر پاکستان کسی قومی اہمیت کے مسئلے پر قانونی مشورہ لینے کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کر سکتا ہے۔
- عدالت کے مشورے کو صدر پر لازم نہیں۔

5. نظر ثانی کے اختیارات (Powers of Review):

- سپریم کورٹ اپنے دیے گئے فیصلے پر دوبارہ غور اور نظر ثانی کر سکتی ہے۔
- اس سے کسی بھی غلطی یا انصاف کی کمی کا ازالہ ممکن ہوتا ہے۔

6. تشریح کا اختیار (Interpretation Powers):

- آئین میں پیدا ہونے والے ابہام یا الجھن کی وضاحت کرنا۔
- عدالت کی تشریح حتمی اور لازمی ہوتی ہے۔

7. آئین کی محافظ (Guardian of Constitution):

- سپریم کورٹ آئین کی خلاف ورزی کرنے والے اقدامات کو غیر آئینی قرار دے سکتی ہے اور انہیں منسوخ کر سکتی ہے۔

8. ہدایات جاری کرنا (Power to Give Instructions):

- عدالت کسی ادارے یا فرد کو ہدایات جاری کر سکتی ہے جن پر عمل لازم ہے۔
- حکم امتناعی کے ذریعے غیر قانونی یا غیر آئینی کام کو روکا جا سکتا ہے۔

9. نگرانی کے اختیارات (Supervisory Powers):

- چاروں صوبائی ہائی کورٹس کی نگرانی اور ان کے لیے قواعد و ضوابط کی تشکیل۔
- ہدایات اور احکامات جاری کرنا تاکہ عدالتی نظام منظم رہے۔

10. متفرق اختیارات (Miscellaneous Powers):

- کسی شخص کو حاضری کے لیے طلب کرنا۔
- ضروری کاغذات یا مسودات حاصل کرنا۔
- ٹریبونلز قائم کرنا اور قانونی نکات کی وضاحت کرنا۔

◆ خلاصہ:

سپریم کورٹ پاکستان ملک میں اعلیٰ عدالتی اختیار، بنیادی حقوق کی حفاظت، اور آئین کی نگہبان ہے۔ اس کے اختیارات ابتدائی سماعت، اپیل، مشاورت، نظر ثانی، تشریح، اور نگرانی تک محیط ہیں، جو اسے ملک کے عدالتی نظام کا ستون بناتے ہیں۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2025 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.